جہات

نفاذِ شریعت بل

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم :

کوئی لاکھ پردہ ڈالے اور حقیقت کے چہرے کو تاویلوں اور افترا کے ذریعے کتنا ہی مسخ کرنے کی کوشش کرے مگر یہ ایک حقیقتِ ثابتہ ہے کہ تحریکِ پاکستان اور قیامِ پاکستان کا بنیادی محرک نفاذِ شریعت تھا جن راہنماؤں نے پاکستان کا تصوّر پیش کیا اور جنھوں نے قیامِ پاکستان کے نام پر اسلامیانِ ہند کو منظم کیا ان کے پیشِ نظر محض ایک خطۂ زمین کا حصول نہیں تھا بلکہ وہ اس مملکت کو اسلام کی تجربہ گاہ بنانا چاہتے تھے علامہ اقبال ہوں یا قائدِ اعظم، علامہ شبیر احمد عثمانی ہوں یا لیاقت علی خان (رحمہم اللہ) سب نے جو مشقتیں جھیلیں اور برطانوی و ہندو سامراج کے سامنے سینہ سپر رہے اور بقول اغیار "مجذوب کی بڑ" اور "دیوانے کے خواب" کو محض سات سال کی جدوجہد نے حقیقت کا روپ بخشا۔ ظاہر ہے کہ روزِ اوّل ہی سے ان کے پیشِ نظر اسلامی نظام کا قیام اور اسلامی مملکت کی تشکیل تھی۔ اسی لیے جب قائدِ اعظم سے تحریکِ پاکستان کے دوران سوال کیا گیا تھا کہ پاکستان کا آئندہ آئین کیا ہوگا تو انہوں نے نہایت واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا تھا کہ پاکستان کا آئندہ آئین چودہ سو سال قبل قرآن مجید کی شکل میں تیار ہو چکا ہے۔ شومیٔ قسمت کہ قائدِ اعظمؒ کی زندگی نے وفا نہ کی اور وہ ملّت کی کشتی کو منجدھار میں چھوڑ کر راہیٔ عالمِ بقا ہوئے۔ قائدِ اعظمؒ کی وفات پاکستانی قوم کے لیے عظیم سانحہ تھی تاہم ان کے بعد آنے والے لیاقت علی خان اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نچلے نہ بیٹھے۔ اس وقت کے وزیرِ اعظم لیاقت علی خان نے قراردادِ مقاصد تیار کرنے کی ذمہ داری اُس وقت کے جلیل القدر علماء کے سپرد کی۔ علماء کی جماعت میں ہر فرقے اور

ہر مسلک کی مکمل نمائندگی تھی اور تمام اکابرین نے بالاتفاق قرار دادِ مقاصد کی منظوری دی۔ شاید لیاقت علی خان کا یہ عمل ان دشمنانِ اسلام کو گراں گزرا جو پاکستان کو ایک سیکولر حکومت بنانا چاہتے تھے اور لیاقت علی خان راولپنڈی کے ایک جلسے میں شہید کر دیے گئے۔ اور غضب خدا کا یہ کہ آج تک قوم کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کس کی سازش کے تحت ان کو شہید کیا گیا اس کے بعد ملک کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں آئی جو نظریۂ پاکستان یعنی اسلام سے یا تو ناواقف تھے یا اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اس وقت قوم کی حیثیت ایک گم کردہ راہ قافلے اور گم گشتہ منزل کی تھی ملک کی نہ کوئی جہت تھی نہ سمت۔ نہ مقاصد متعین تھے اور نہ بنیادی نظریات۔ والا گوہر امریکہ بہادر کی سرپرستی میں سارا ملک مغربی تہذیب و تمدن علوم و افکار اور مادی نظریات کے سیلاب میں بہتا رہا۔ اگرچہ قرار دادِ مقاصد کو آئین کے حصے کی حیثیت حاصل تھی تاہم وہ آئین کا دیباچہ ہی رہی۔ یعنی اس کی محض تلاوت کی جا سکتی تھی اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جب کسی عدالت میں قرار دادِ مقاصد کا حوالہ دیا جاتا تو جج حضرات بآسانی یہ فرما دیتے کہ یہ تو دیباچہ ہے آئین کا حصّہ نہیں۔ اس طرح ملک کے مادہ پرست عناصر کو خوب خوب کھُل کھیلنے کا موقعہ ملا۔ حتیٰ کہ جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے ایک وزیرِ اعظم نے دس لاکھ کے مجمعے میں فخر کا سر بلند کر کے کہا کہ اگرچہ میں شراب پیتا ہوں مگر تھوڑی سی پیتا ہوں۔ اور عوام نے پُرجوش تالیاں بجا کر ان کو داد دی۔ ان حالات اور اطوار کا پاکستان کے ان عوام کے ذہن پر کیا اثر پڑا ہوگا جنہوں نے صرف اور صرف اسلام کے نام پر اس ملک کے قیام کے لیے جان مال گھر بار عزت و آبرو اور باپ دادا کی سرزمین کی قربانی پیش کی تھی۔ چاروں طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا امید کی کوئی کرن نظر نہیں آتی تھی۔ پاکستان کے لیے قربانی دینے والوں کے خوابوں کی کرچیاں بکھر رہی تھیں کہ الیکشن میں دھاندلی اور ہنگامہ آرائی کے نتیجے میں پاکستان میں ۱۹۷۷ء میں مارشل لاء لگ گیا۔ زمام اقتدار سنبھالتے ہی شہید جنرل محمد ضیاء الحق نے نفاذِ اسلام کا نعرہ بلند کیا۔ اسلامی حدود نافذ کی گئیں نظامِ عشر و زکوٰۃ کا قیام عمل میں آیا۔ احترام رمضان کا آرڈیننس نافذ ہوا۔ ریڈیو اور ٹی وی کی اصلاح کی طرف قدم بڑھایا گیا۔ شہید جنرل ضیاء الحق نے سب سے پہلے اقوام متحدہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرائی اور اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے امن کا پیغام ساری دنیا

کو سنایا۔ سب سے پہلے غیر وابستہ ممالک کی کانفرنس میں شہید نے اسلام کا نعرۂ مستانہ بلند کیا جس کے نتیجے میں مرحوم پر طنز و تعریض کے تیر برسائے جاتے تھے اور مرحوم کو غیر منتخب ہونے کا بہیم طعنہ دیا جاتا رہا آخر کار ملک سے مارشل لاء اٹھا لیا گیا اور عوامی جمہوری حکومت قائم ہوئی مگر جب جنرل محمد ضیاء الحق نے یہ محسوس کیا کہ جونیجو حکومت نفاذِ شریعت میں سرگرمی نہیں دکھا رہی تو انہوں نے آٹھویں ترمیم کے تحت حکومت کو معزول کر دیا اور زمام اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لی جونیجو حکومت کے خاتمے کے بعد جنرل صاحب مرحوم نے جون میں شریعت آرڈیننس نافذ کر دیا جس کے تحت ملک کے تمام قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنا مقصود تھا۔ بھلا ان کے اس اقدام کو بیرونِ ملک و اندرونِ ملک اسلام دشمن قوتیں کس طرح برداشت کر سکتی تھیں۔ اس لیے ان کو راستے سے ہٹانے کے لیے ان کے جہاز کو نشانہ بنایا گیا اور وہ اپنے ۲۹ ساتھیوں سمیت جام شہادت نوش کر گئے۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اس کے بعد ایک عارضی حکومت بنی اور اس کے زیر اہتمام الیکشن کرائے گئے۔ بے نظیر بھٹو ملک کی وزیر اعظم نامزد کی گئیں جبکہ پنجاب میں آئی جے آئی کی حکومت میاں نواز شریف کی قیادت میں قائم ہوئی۔ تصادمات اور کرپشن کے باعث صدر غلام اسحاق خان نے ان کی اسمبلی کو معزول کر دیا۔ اس طرح دوبارہ الیکشن ہوئے اور اسلامی جمہوری اتحاد اس نعرے کے ساتھ میدان میں اترا کہ وہ ملک میں شریعت کو نافذ کرے گا۔ اہل پاکستان کی یہ آرزو کوئی نئی آرزو نہیں۔ چونکہ اس ملک کے ذرے ذرے پر اُن شہیدوں کے خون کی مہر لگی ہوئی ہے جنہوں نے ایک اسلامی مملکت کے قیام کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ گھر بار لٹا دیا عصمتیں برباد کرائیں اس لیے پوری قوم نے اس نعرے پر لبیک کہا اور جناب نواز شریف کی قیادت میں آئی جے آئی کی حکومت قائم ہوئی۔ چونکہ شریعت کا نفاذ منشور کا اہم ترین حصہ تھا اس لیے آئی جے آئی کی حکومت کسی قیمت پر بھی اس سے انحراف نہیں کر سکتی لہذا جناب نواز شریف نے جب اس سمت میں کام کرنا شروع کیا تو پھر حسب سابق بحث و مباحثے کا آغاز ہوا۔ حزب مخالف کی

لیڈر نے امریکہ اور یورپ کو Massage دینے کے لیے شریعت بل کو FUNDAMENTALISM یعنی بنیاد پرستی قرار دیا کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت اہل مغرب کی نظر میں (جبکہ کمیونزم اپنی موت آپ مر چکا ہے) سب سے بڑا خطرہ اسلام ہے جس کا نام انہوں نے فنڈامنٹلزم رکھا ہے اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو چھوڑ کر یورپ اور امریکہ کی رضا چاہتے ہیں۔ بہرصورت کچھ کانٹ چھانٹ کے بعد دینی جماعتوں کی پیش کردہ سات ترامیم کو حکومتی پارٹی نے منظور کر لیا اور قومی اسمبلی میں ایک سو اڑتیس ارکان نے گرما گرم بحث کے بعد شریعت بل منظور کر لیا۔ دینی جماعتوں نے سوائے جمعیت العلماء اسلام (فضل الرحمٰن گروپ) کے آٹھ جماعتوں نے شریعت بل کو منظور کر لیا۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق اسمبلی کا بائیکاٹ کیا۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ شریعت بل مکمل ہے۔ اس میں خوبیاں بھی ہیں اور خامیاں بھی۔ مصلحتِ وقت کے مطابق ایک عرصے کے لیے سودی لین دین کو برقرار رکھا گیا ہے کیونکہ اس وقت پاکستان دنیا کے ملکوں سے کاروبار کر رہا ہے اور دنیا میں سودی بنیادوں پر کاروبار ہوتا ہے۔ جب تک متبادل نظام نہ ہو جائے اس وقت تک اس لین دین کو بند کرنا ممکن نہیں۔ یہ بات خوش آئندہ ہے کہ موجودہ حکومت نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ علماء ماہرین اقتصادیات اور منتخب نمائندوں پر مشتمل تیس دن کے اندر اندر ایک کمیشن قائم کرے گی جو اسلامی اصولوں کے مطابق متبادل اقتصادی نظام تشکیل دے گا۔ یہ اقدام اور بھی مفید اور مستحسن ہوتا اگر کسی مخصوص مدت کا تعین کر دیا جاتا۔ مگر چونکہ ہمیں عزت مآب وزیر اعظم پاکستان جناب نواز شریف کی نیت پر بظاہر شک کرنے کی کوئی گنجائش نظر نہیں آتی اس لیے امید کرنی چاہیے کہ انشاء اللہ مستقبل قریب میں اقتصادی نظام بھی اصلاح پذیر ہو جائے گا۔ اور سود کی لعنت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

شریعت کی بالادستی

شریعت کی بالادستی تسلیم کرکے آئی جے آئی کی حکومت نے مختلف خدشات مٹا دیے ہیں یہ کہنا کہ صرف فرقہ واریت کو پنپنے کا موقعہ ملے گا سخت گمراہ کن بات ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ قرآن وسنت کی بالادستی سے فرقہ واریت کو فروغ ملے گا یقینی بات ہے کہ اس نے قرآن وسنت کو نہ توڑھا ہے

نہ سمجھا ہے اور نہ کبھی سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ قرآن و سنت ہی تو وہ لنگر ہے جو اسلام کی کشتی کو سنبھالے ہوئے ہے۔ انہی سے فرار اور اعراض نے تو آج ہماری یہ درگت بنائی ہے کہ دنیا کی ہر طاقت بقول سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھوکوں کی طرح ہمیں کھانے کا پیالہ سمجھ کر ہماری طرف لپک رہی ہے اور ہم بید مجنوں کی طرح لرزاں و ترساں ہیں۔

عورتوں کے حقوق

عورتوں کے حقوق کے بارے میں بہت کچھ کہا جاتا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے لیکن عورت بیچاری کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اسلام نے عورتوں کو جو حقوق دیے ہیں دنیا کے کسی مذہب اور کسی نظام نے ایسے حقوق نہیں دیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو قواریر (آبگینے) قرار دیا۔ قرآن مجید نے واضح حکم دیا: وعاشروھن بالمعروف یعنی عورتوں کے ساتھ شرافت کی زندگی گزارو۔ تفصیلات کا یہ موقعہ نہیں (زائد تفصیلات کے لیے سہ ماہی منہاج کا حیثیت نسواں نمبر جو تین جلدوں پر مشتمل ہے ملاحظہ فرمائیں) ایسی صورت میں عائلی قوانین کو آئینی تحفظ فراہم کرنا کچھ مناسب نظر نہیں آتا۔ کیونکہ عائلی قوانین نے جس انداز میں عورتوں کو گرفتار بلا بنا رکھا ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

نظامِ تعلیم

نظام تعلیم کی اصلاح کے لیے جس کمیشن کی تشکیل کا پروگرام ہے یہ بہت مفید اور قابل قدر ہے کیونکہ لارڈ میکالے کا دورِ غلامی کا تیار کردہ نظام تعلیم ہی ہمارے ملک کے تمام فسادات کا بانی ہے۔ یہ کام تو پہلے دن سے ہی کرنا چاہیے تھا کیونکہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ جب تک نظریۂ پاکستان کی اساس پر تعلیمی نظام وضع نہ کیا جائے علم ہمارے لیے سامانِ بلا ہوگا۔ مولانا رومؒ نے صحیح فرمایا ہے:

چند خوانی حکمت یونانیاں
حکمت ایمانیاں را ہمخواں
علم را برتن زنی مارے بود
علم را بردل زنی یارے بود

لہٰذا ایسا نظامِ تعلیم وضع کرنا چاہیے جس میں اسلام کے عطا کردہ دین و دنیا کے امتزاج کو پیش نظر رکھ کر دونوں کے تقاضے پورے کیے جائیں ورنہ ہمارے یہ کالجز اور یونیورسٹیاں

اسلحہ خانہ بنے رہیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس لعنت سے چھٹکارا نہیں دلا سکے گی۔ سائنس اور ٹیکنالوجی ضرور حاصل کیجیے مگر ہم صرف اس بات کی التجا کرتے ہیں کہ ہرگز ہرگز بے خدا سائنس اور بے اخلاق ٹیکنالوجی میں گرفتار نہ ہوں۔ اقبالؒ نے بالکل درست کہا ہے ؎

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا

اس وقت امریکہ دنیا کی سب سے بڑی سپر پاور ہے لیکن وہاں جا کر دیکھ لیجیے کہ امریکی سوسائٹی کس طرح تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے جہاں ایک گھنٹے میں ڈھائی سو قتل ہوتے ہیں چھ سو ڈاکے پڑتے ہیں چوریوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں اخبارات میں رپورٹ آئی ہے کہ صرف ایک سال میں زنا بالجبر کے آٹھ لاکھ واقعات رونما ہوئے ہیں جن کے مقدمے درج ہوئے ہیں زنا بالرضا تو خیر جرم ہی نہیں۔ کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ یہی صورت حال پاکستان میں بھی ہو جائے؟ ہمارے خیال میں کوئی غیرت مند پاکستانی پاکستان میں اس صورت حال کو گوارا نہیں کرے گا۔

تعلیمی کمیشن تو انشاءاللہ اپنے فرائض سرانجام دے ہی گا لیکن ہم اُمید کرتے ہیں کہ اس بات کو ضرور پیش نظر رکھا جائے گا کہ ہمارے کالجوں سے اٹھنے والی نسل اور کچھ ہو یا نہ ہو مسلمان اور صحیح محب وطن پاکستانی ضرور ہو۔ انگریزی کی جو لعنت ہمارے اوپر سوار ہے اور آزاد ہونے کے باوجود ہم ذہنی غلامی میں گرفتار ہیں اسے دور ہونا چاہیے ہم انگریزی کے مخالف نہیں اس لیے کہ وہ ایک عالمی زبان ہے لیکن ساری عمر اسی میں کھپا دینا اور ساری زندگی انگریزی الفاظ کے ہجے رٹتے رہنا یہ کوئی کمال نہیں، روس، جاپان، جرمنی، پولینڈ، یوگوسلاویہ حتیٰ کہ انڈیا کس ٹیکنالوجی میں ہم سے پیچھے ہیں؟ انہوں نے صرف فنی تعلیم حاصل کرنے والوں کے لیے انگریزی کو لازمی قرار دیا ہے اور انہوں نے انگریزی کو ایک اختیاری مضمون کی حیثیت سے داخلِ درس کیا ہے۔ ہمارے ملک میں تو انگریزی نہ جاننے والے کو تعلیم یافتہ ہی نہیں سمجھا جاتا چاہے کتنا بڑا صاحبِ علم ہو۔ اس وقت تو پاکستان کے گلی گلی اور کوچے کوچے میں انگلش میڈیم اسکول کھلے ہوئے ہیں

جہاں پیدا ہوتے ہی انگریزی بولنے اور انگریزی کپڑے پہننے انگریزی بود و باش اختیار کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ جوش نے غلط نہیں کہا۔ ؎

چال انگریزی ڈھال انگریزی جسم کا بال بال انگریزی
جسم ہندی میں جان انگریزی اور منہ میں زبان انگریزی

ایسی نسل سے آپ کیا اُمید کر سکتے ہیں کہ اسلام کا درد اپنے دل میں رکھے اور اسلامی اخلاق و اطوار سے خود کو مزین کرے۔

ذرائع ابلاغ

ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ آئی جے آئی کی حکومت قائم ہونے کے بعد سے ہمارے ذرائع ابلاغ میں کسی قدر تبدیلی آرہی ہے لیکن ابھی بھی ذرائع ابلاغ قابلِ اصلاح ہیں بالخصوص الیکٹرانک میڈیا۔ الیکٹرانک میڈیا اس وقت دنیا کا طاقتور ترین میڈیا ہے۔ بالخصوص بصری میڈیا یعنی ٹیلی ویژن اور وڈیو۔ اس پر بہت کڑی نظر رکھنے کی ضرورت تھی۔ لیکن حکومت پاکستان نے سی این این کو سنسر سے آزاد کر کے بہت غلط اقدام کیا ہے پی ٹی این یا سی این این نہایت آزادانہ طور پر فحاشی و عریانی بلا روک ٹوک پھیلا رہے ہیں اور ان کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا۔ یاد رکھیے جب تک ان سوراخوں کو بند نہیں کیا جائے گا جن کے راستے سے بدی داخل ہوتی ہو اس وقت تک روشنی کی کوئی کرن معاشرے میں داخل نہیں ہو سکتی اور اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ سی این این اور پی ٹی این دیکھنے کے بعد پی ٹی وی عوام کو متاثر کر سکے گا تو وہ احمقوں کی جنت میں رہتا ہے اس لیے جو سنسر بورڈ پی ٹی وی کے پروگراموں کو سنسر کرتا ہے اسی بورڈ کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ سی این این اور پی ٹی وی کے پروگراموں کو بھی سنسر کرے اور جو معیار پی ٹی وی کے پروگراموں کا مقرر کیا گیا ہے وہ مذکورہ بالا دونوں پروگراموں کے لیے بھی باقی رکھا جائے۔ ورنہ ساری کوششیں اکارت چلی جائیں گی۔

بیت المال کا قیام

حکومت کا سب سے اہم اقدام بیت المال کا قیام ہے اسلامی نظام دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ نظام برکات اور نظام عقوبات شریعت بل میں بفضلہٖ تعالیٰ ان دونوں نظاموں پر نظر رکھی گئی ہے جب تک معاشی فلاح پروان نہیں چڑھے گی آپ نفاذ شریعت کے ثمرات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ وسائل رزق پر ایک خاص طبقے

کا قابض ہو جانا محرومین اور مستضعفین کی ایک بہت بڑی جماعت پیدا کر دیتا ہے جو ظلم کی چکی میں پستے رہتے ہیں لہٰذا اس اقدام پر ہم موجودہ حکومت کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ اس نے محروم المعیشت لوگوں کی کفالت اپنے ذمہ لی۔ لیکن اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ حقداروں کو ان کا حق ملے۔ شہید جنرل ضیاالحق کا قائم کردہ نظام عشر و زکوٰۃ اسی لیے زیادہ مفید نہیں ہو سکا کہ کئی واسطوں سے زکوٰۃ مستحقین تک پہنچتی ہے پھر غبن ہوتے ہیں خیانتیں ہوتی ہیں یا اپنے ملازمین اور ڈیرہ داروں کے خادمین کو نوازا جاتا ہے مستحقین منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں اس سلسلے میں ایک تجویز پیش کرنے کی جرأت کی جارہی ہے۔ امید ہے حکومت سنجیدگی سے اس پر غور کریگی۔ وہ یہ ہے کہ بڑے پیمانے پر نہایت دیانتداری اور باریک بینی سے ملک کے مستحقین کا سروے کیا جائے اور مستحقین کو جو امداد دینی ہو ان کے نام کا ایک اکاؤنٹ مقامی بینکوں میں کھول دیا جائے اور ہر مستحق کو ایک شناختی کارڈ کے ساتھ ایک پاس بک دے دی جائے جس کے ذریعے وہ خود ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو بینک میں جاکر ڈائریکٹ بینک سے رقم وصول کرے۔ اس میں اصل کام اس بات کا تعین کرنا ہے کہ کون مستحق ہے اور کون نامستحق۔ ہر گاؤں اور ہر یونین کونسل میں کمیٹی بنائی جائے جو اپنے علاقے کی کافی جانچ پڑتال کے بعد مستحقین کا تعین کرے اور ان کا نام صوبے کے صدر مقام یا وفاق کے صدر مقام میں بھیج دے۔ اس تیاری میں صرف یونین کونسل کے چیئرمین کو شامل نہ کیا جائے بلکہ علاقے کے مشہود لہم بالخیر افراد کو اس کا ممبر بنایا جائے۔ یہ کام کوئی مشکل کام نہیں۔ حکومت کے پاس ایسے وسائل موجود ہیں کہ اگر وہ چاہے تو ایسے افراد کا اتہ پتہ حاصل کر سکتی ہے۔ تقریباً پنجاب کے اکثر علاقوں میں صلوٰۃ کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں ان میں سے وہ افراد جو پاکباز ہیں ان کمیٹیوں میں شامل کئے جاسکتے ہیں۔

نظام عدل

عدلیہ کا مسئلہ بھی برطانوی اور اینگلو سیکسن قوانین کے نفاذ کی وجہ سے ہمارے ملک کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ عدالتوں کا چکر لگانا پیشیاں بھگتنا ایک عجیب لعنت بن کر رہ گیا ہے خدا کا شکر ہے کہ حکومت نے اس جہت میں بھی اقدام کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر حکومت قاضی کورٹس قائم کر دے تو بہت سی لعنتوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر آزاد کشمیر میں اس طرح کا نظام قائم ہے اور کامیابی سے چل رہا ہے اس سے

بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے ۔

بہرصورت ہم نہایت خوش دلی سے شریعت بل کے نفاذ کا خیر مقدم کرتے ہیں بشرطیکہ صحیح معنوں میں اس کا نفاذ ہو آئین یا نظام اگر محض زینت لوح و قلم رہے تو اس سے سخت بد دلی پیدا ہوتی ہے اصل مرحلہ نفاذ کا ہے ۔ چونکہ حکمران نیک نیت ہے صالح ہے محب وطن ہے غریبوں کا درد اپنے دل میں رکھتا ہے اس لیے ہمیں اُمید کرنی چاہیے کہ اللہ کی مدد شامل حال ہوگی اور نفاذ کا مشکل ترین مرحلہ خلوص نیت کی بدولت طے ہو جائے گا انشاء اللہ العزیز۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ
اَقْدَامَكُمْ ۔ (سورۃ محمد : ۷)

ترجمہ : اے ایمان والو ! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے ۔ تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمائے گا ۔

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ تو آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

وما علینا الا البلاغ

[illegible]